روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 7 جون 2011ء 4 رجب 1432 ہجری 7 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 129

دریائے حیرت

حضرت مسیح موعود نواب علی محمد خاں صاحب رئیس لودھیانہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ ’’ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط ان کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلاتوقف ان کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔ دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط ان کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی اور ان کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دیئے اور ہمیشہ ان کو پاس رکھتے تھے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 258,257)

نیک فطرتوں پر مبشر خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی سچائی ظاہر ہونے کے ایمان افروز واقعات

آنحضرت ﷺ کی حقیقی پیروی خداتعالیٰ تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے

خلافت احمدیہ سے منسلک ہو کر ہی حضرت مسیح موعود کے روحانی فیض سے حقیقی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جون 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 جون 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ تمام دنیا میں ایم۔ٹی۔اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جو کچھ فیض پایا وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی سے پایا۔ حضرت مسیح موعود رسالہ الوصیت میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ نبوت محمدیہؐ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ فیض اس میں ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس آپ نے یہ فیض آنحضرت ﷺ سے پایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پیروی کی وجہ سے بلند مقام تک پہنچایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات سے نواز کر اور آپ کے حق میں نشان دکھا کر ایک دنیا کی توجہ آپ کی طرف پھیری اور یہ سلسلہ جو آپ کے دعویٰ سے شروع ہوا، آج تک چل رہا ہے اور نیک طبع اس جاری فیض سے فیض پاتے ہوئے، آپ کی بنائی ہوئی جماعت، آپ کی بنائی ہوئی کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو اپنے آقا کی پیروی میں جو فیض حاصل ہوا اس سے وہی فائدہ اٹھا رہا ہے جو آپ کے بعد اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ آپ کی خلافت سے منسلک ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو آپ کی صداقت کے بارے میں راہنمائی فرماتا ہے اور فرما رہا ہے اور اس راہنمائی کی وجہ سے لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ آپ کے بعد آپ کی خلافت بھی برحق ہے، رویا صادقہ کے ذریعہ سے آپ کے ساتھ آپ کے خلفاء کو بھی ان لوگوں کو دکھا کر ان کے ایمان کو اور تازہ کر دیتا ہے۔

حضور انور نے دنیا کے مختلف کونوں، ملکوں اور مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے بعض ان نیک طبع، نیک فطرت اور سعید روح رکھنے والے لوگوں کے جنہیں بذریعہ رویا صادقہ اور مبشر خوابوں کے حضرت مسیح موعود کی صداقت اور آپ کے ساتھ خداتعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے روز روشن کی طرح نظر آئے اور انہیں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق سعید حاصل ہوئی، ایمان افروز اور روح پرور واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین اور ان تمام سعید روحوں کو جو ہر سال صداقت مسیح موعود کو دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوتی ہے، جن کو ہر سال اللہ تعالیٰ راہنمائی فرماتا ہے، ہمیشہ استقامت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور یقین میں ترقی عطا فرمائے اور ہم میں سے بھی ہر ایک کے ایمان اور ایقان کو بڑھائے اور ہمیں زمانے کے امام کی حقیقی پیروی کرنے والا بنائے اور ہم بھی ان انعامات سے حصہ لینے والے ہوں جس کا فیضان آنحضرت ﷺ سے وابستہ ہے۔ (آمین)

قرآن کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھو

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

☆ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 265)

☆ ’’قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو کہ قرآن کو پڑھو، سمجھو اور سیکھو جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 245)

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 12 جون 2011ء کو 11:00 بجے کے بعد آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کلاس نہم کی رجسٹریشن

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی جماعت نہم کی تمام طالبات رجسٹریشن کے سلسلہ میں مورخہ 7 جون 2011ء کو لازماً سکول حاضر ہوں۔ بصورت دیگر ان کی رجسٹریشن نہ ہو سکے گی۔

(پرنسپل گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

شمائل احمد

سائل کو کبھی رد نہ کرتے تھے

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ سائل کو کبھی رد نہ کرتے تھے اور جس طرح پر آپ بدوں سوال کرنے کے بھی اہل حاجت کی مدد فرماتے یہ بھی آپ کی عادت شریف میں تھا کہ آپ سوال کی باریک در باریک صورتوں کو بھی خوب سمجھتے تھے اور ایسے موقعہ پر بھی اپنی عطا سے کام لیتے۔

صاحبزادہ سراج الحق صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ کے پاس ایک خوب صورت ٹوپی بھیجی جب یہ پارسل حضرت کی خدمت میں پہنچا تو اتفاق سے ایک ہندو صاحب بھی پاس موجود تھے۔ آپ نے پارسل کو کھولا تو وہ ٹوپی نکلی۔ اس ہندو نے اس ٹوپی کی بہت تعریف کی۔ آپ نے جب اس کے منہ سے ٹوپی کی تعریف سنی تو جھٹ وہ ٹوپی اسی کو دے دی۔

جب سے حضرت اقدس نے بعثت کا اعلان کیا اور لوگوں کو یہ بھی علم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ لوگ علی العموم آپ سے کپڑوں کا سوال کرتے تھے اور آپ کبھی کسی کو جواب نہیں دیتے تھے۔ اور بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی تھی کہ آپ کے بدن پر ہی کپڑے رہ جاتے تھے باقی سب دے دیئے جاتے تھے۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود ص 300)

قادیان کے قریب سٹھیالی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو قادیان سے قریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ وہاں سے ایک جٹ فقیر آیا کرتا تھا۔ وہ......مبارک کی چھت کے نیچے آ کر کھڑکی کے پاس آواز لگایا کرتا تھا۔ جو بیت الفکر کی مغربی دیوار میں ہے۔ اس کی آواز یہ ہوتی تھی۔

غلام احمد ا روپیہ لینا ہے یعنی اے غلام احمد روپیہ لینا ہے۔ اور وہ وہاں بیٹھ جاتا۔ حضرت صاحب کسی کام میں بعض اوقات مصروف ہوتے اور آپ کی توجہ اس میں ہوتی اور آپ اس کی آواز کو نہ سن سکتے۔ تو وہ ہر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آواز یں لگاتا۔ اکثر لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتا۔ اور کوئی اسے ٹوکتا تو وہ کہہ دیتا کہ میں تمہارے پاس آیا ہوں؟ میں تو غلام احمد سے مانگتا ہوں۔ حضرت اقدس کو اگر معلوم ہو جاتا کہ کسی نے اسے کچھ کہا ہے تو آپ ناپسند فرماتے۔ اور ہنستے ہوئے اس کو روپیہ دے دیا کرتے۔ اور یہ بھی آپ کا معمول تھا کہ سائل کو زیادہ دیر انتظار میں نہ رکھتے تھے۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود ص302)

باغِ محمدؐ کے ثمرات

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم

تھک گئے ہم تو اِنہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے!!
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفٰے پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجَرَمْ غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نقش ہستی تیری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اُڑایا ہم نے

تیرا مے خانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خُم کا خُم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دم سے ملتی ہے نجات
لاجَرَمْ در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر تیرے کوچہ میں مچایا ہم نے

درثمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ ’’مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو‘‘

ایک احمدی جو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اُسے ان الفاظ کو جو حضرت مسیح موعود نے فرمائے ہیں، ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ ان پر غور کرنا چاہئے۔ ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے

فرائض او رڈیوٹیوں کے دوران اپنے خدا کو کبھی نہ بھولیں۔ نمازیں وقت پر ادا ہوں اور ڈیوٹی کے دوران ذکر الٰہی اور دعاؤں سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں

روحانی نظام میں اخلاص ووفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت کی بنیاد ہے

خلافت احمدیہ کی طرف سے کبھی خلاف احکام الٰہی کوئی بات نہیں کی جاتی۔ اگر ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خلافت کا سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو اس یقین پر بھی قائم ہونا ہوگا کہ کوئی غیر شرعی حکم خلافت سے ہمیں نہیں مل سکتا۔ اسی طرح سے نظام جماعت بھی ہے جب وہ خلافت کے نظام کے تحت کام کر رہا ہے تو کوئی غیر شرعی حکم نہیں دے گا

جب خلافت کے استحکام کے لئے ایک احمدی دعا کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنے لئے بھی یہ دعا کرے کہ مَیں اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والا بنوں

بعض دفعہ بعض لوگ اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے نظام جماعت پر بداعتمادی کا اظہار بھی کر جاتے ہیں اوراس انعام سے محروم ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اب چودہ سو سال بعد عطا فرمایا

مَیں عہدیداران جماعت سے بھی یہ کہوں گا کہ وہ خلافت کے حقیقی نمائندے تبھی کہلا سکتے ہیں جب انصاف کے تقاضوں کو خدا کا خوف رکھتے ہوئے پورا کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/اپریل 2011ء بمطابق 22/شہادت 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔‘‘

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 293۔ حاشیہ)

ایک احمدی جو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اُسے ان الفاظ کو جو حضرت مسیح موعود نے فرمائے ہیں، ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ ان پر غور کرنا چاہئے۔ ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جب ایک احمدی یہ کر رہا ہوگا تو تبھی وہ اُسے بیعت کا حق ادا کرنے والا بناتا ہے۔ ورنہ تو صرف ایک دعویٰ ہے کہ ہم احمدی ہیں۔ وہ سچائی اور ایمان جو حضرت مسیح موعود لانا چاہتے ہیں یا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے، جس سے دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، جیسا کہ آپ کے اس فقرے سے ظاہر ہے کہ ’’سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے‘‘ یعنی یہ سچائی اور ایمان اور تقویٰ کا زمانہ کسی وقت میں تھا جو اب مفقود ہو گیا ہے اور اس کو پھر لانا حضرت مسیح موعود کا کام ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سچائی اور ایمان اور تقویٰ کے قیام کا یہ زمانہ اپنی اعلیٰ ترین شان کے ساتھ اُس وقت آیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیج کر شریعت کو کامل کرتے ہوئے .... (المائدہ:4) کا اعلان فرمایا تھا کہ آج مَیں نے تمہارے فائدے کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین کے طور پر (۔) کو پسند کیا ہے۔ یہ اعلان جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا تو وہ وقت تھا جب یہ سب کچھ قائم ہوا۔ پس اس بات میں تو کسی احمدی کو ہلکا سا بھی شائبہ نہیں، نہ کبھی خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود کوئی نئی چیز لے کر آئے ہیں اور نہ کوئی احمدی کبھی ایسا سوچ سکتا ہے۔ آپ نے تو اُس سچائی، اُس ایمان اور اُس تقویٰ کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے قرآنِ کریم کی پیشگوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اور آئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی تھی اور جس سے (۔) اپنی شامت اعمال کی وجہ سے محروم کر دیئے گئے تھے۔

پس ہم احمدی جب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم نے وہ ایمان اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کی تعلیم قرآنِ کریم نے دی تھی اور جو (۔) نے اپنے اندر پیدا کیا ہے؟ کیا ہم نے اُس سچائی کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی یا کر رہے ہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مومنین کی ایک کثیر تعداد نے اپنے اندر انقلاب لاتے ہوئے پیدا کیا؟ کیا ہم نے اپنے دلوں میں وہ تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جس کا ذکر ہم صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِم کی سیرت میں سنتے اور پڑھتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود نے تو اپنی زندگی میں اپنے (۔) کی زندگی میں یہ انقلاب پیدا فرمایا تھا جس کا ذکر مَیں (رفقاء) حضرت مسیح موعود کے واقعات جب بیان کرتا ہوں تو اُس حوالے سے کرتا رہتا ہوں۔

یہ فقرہ جو حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے کہ ’’میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو‘‘ اس کے آگے پھر چند سطریں چھوڑ کر آپ فرماتے ہیں کہ ’’سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔‘‘

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 13۔ صفحہ 293۔ حاشیہ)

یعنی آپ کے وجود کی، آپ کی ذات کی اصل اور بنیادی وجہ ہیں۔ پس جب آپ اپنے ماننے والوں کو ایک جگہ مخاطب کر کے یہ فرماتے ہیں کہ ’’میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو‘‘۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34)

تو یہ کام جن کا آپ نے ذکر فرمایا ہے، یہ کام کرنے والے ہی آپ کے وجود کی سرسبز شاخ بن سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے وجود کا یہی بنیادی مقصد قرار دیا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ

ایک شیریں اور میٹھے پھلدار درخت کی کچھ شاخیں زہریلے پھل دینے لگ جائیں یا سوکھی شاخیں اُس درخت کا حصہ رہیں۔ سوکھی شاخوں کو تو کبھی اُس کا مالک جو ہے رہنے نہیں دیتا بلکہ کاٹ کر علیحدہ کر دیتا ہے۔ پس بہت خوف کا مقام ہے۔ ہمیں ہر وقت ذہن میں یہ رکھنا چاہئے کہ بیعت کے بعد ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ جو تو نئے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو رہے ہیں، اُن کے واقعات اور حالات جب میں سنتا ہوں یا خطوں میں پڑھتا ہوں تو اپنے ایمان میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن بعض وہ جن کے باپ دادا احمدی تھے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں، جب بعض دفعہ ان کے بعض حالات کا پتہ چلتا ہے کہ بعض کمزوریاں پیدا ہو رہی ہیں تو دُکھ اور تکلیف ہوتی ہے کہ اُن کو حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق (۔) تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف اُس طرح توجہ نہیں ہے جس طرح ہونی چاہئے۔ پیدائشی احمدی ہونا بعض دفعہ بعض لوگوں میں سستیاں پیدا کر دیتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے کہ کیا ہم کہیں ایسی سستیوں کی طرف تو نہیں دھکیلے جا رہے جو کبھی خدا نہ کرے، خدانہ کرے واپسی کے راستے ہی بند کر دیں، یا ہم صرف نام کے احمدی کہلانے والے تو نہیں ہو رہے؟ حضرت مسیح موعود نے اپنے ارشادات میں، اپنی تحریرات میں متعدد جگہ اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ احمدیت کی حقیقی روح تبھی قائم ہو سکتی ہے جب ہم اپنے جائزے لیتے رہیں اور ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ آپ ہم میں اور دوسروں میں ایک واضح فرق دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''مَیں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے (۔) دونوں مشترک ہیں۔ تم بھی (۔) ہو۔ وہ بھی (۔) کہلاتے ہیں۔ تم (۔) ہو۔ وہ بھی (۔) ہیں۔ تم بھی اتباعِ قرآن کا دعویٰ کرتے ہو۔ وہ بھی اتباعِ قرآن ہی کے مدعی ہیں۔ غرض دعوؤں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو''۔ (فرمایا کہ دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی تبدیلی ہو اور اس کی پھر دلیل ہو۔ یہ نظر بھی آ رہا ہو کہ دعویٰ میں جو عملی تبدیلی ہے اس کا واضح طور پر اظہار بھی ہو رہا ہے جو اُس کی دلیل بن جائے) پھر فرمایا کہ ''اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 5۔ صفحہ نمبر 604۔ جدید ایڈیشن)

فرمایا ''اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو۔ اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلیٔ حالت کی دلیل نہ ہو۔ اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے''۔

پس حضرت مسیح موعود ہم سے عملی ثبوت چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم خود اپنی حالتوں کے یہ جائزے لیں تو زیادہ بہتر طور پر اپنا محاسبہ کر سکتے ہیں۔ دوسرے کے کہنے سے بعض دفعہ انسان چِڑ جاتا ہے یا بعض دفعہ سمجھانے سے انانیت کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے اور اپنے جائزے لینے کے لئے یہ مدّنظر رکھنے کی ضرورت ہے، ہر وقت یہ ذہن میں ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں نے ایک عہدِ بیعت باندھا ہوا ہے جس کو پورا کرنا میرا فرض ہے تو پھر انسان اپنا محاسبہ بہتر طور پر کر سکتا ہے۔ ایک احمدی چاہے وہ جتنا بھی کمزور ہو، پھر بھی اس کے اندر نیکی کی رمق ہوتی ہے اور جب بھی احساس پیدا ہو جائے تو نیکی کے شگوفے پھوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہر ایک کو اعمال کے پانی سے اس نیکی کو زندہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کو تر و تازہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود کے درد کو محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ جن کو احساس ہو جائے اُن کی حالت دیکھتے ہی دیکھتے سوکھی ٹہنی سے سرسبز شاخ میں بدلنا شروع ہو جاتی ہے۔ کئی مجھے خط لکھتے ہیں، خطوں میں درد ہوتا ہے کہ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی آ جائے جو حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس جو بھی اپنے احساس کو ابھارنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو ماں سے بھی بڑھ کر اپنے بندے کو پیار کرنے والا ہے، اپنی طرف آنے والے کو دوڑ کر گلے سے لگاتا ہے تو پھر ایسے لوگوں کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک سنہری موقع ہمیں اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کا عطا فرمایا ہے، اس سے ہم اگر صحیح طور پر فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو یہ ہماری بدنصیبی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے صدمے اور درد کا جو اظہار فرمایا ہے وہ اُس وقت فرما رہے ہیں جبکہ آپ سے براہِ راست فیض پانے والے آپ کے رفقاء موجود تھے، جن کے معیار کے نمونے جب ہم سنتے اور پڑھتے ہیں تو رشک آتا ہے کہ کیا کیا انقلاب اُن لوگوں نے اپنے اندر پیدا کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود کا درد دیکھیں۔ آپ کا معیارِ تقویٰ دیکھیں جو آپ اپنے ماننے والوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُس وقت بھی آپ بعض کی حالت دیکھ کر فرما رہے ہیں کہ مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے تو ہماری کمزوری کی حالت کس قدر صدمہ پہنچانے والی ہے۔ گو آپ آج ہم میں اس طرح موجود نہیں ہیں لیکن ہماری حالتوں کو تو اللہ تعالیٰ آپ پر ظاہر فرما سکتا ہے کہ کس کس (۔) یا بزرگ یا آپ کے قریبیوں کی اولاد کی کیا کیا حالت ہے؟ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں گندے ماحول سے بچ کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی دنیا چھوڑ کر مسیح کے دامن سے جُڑ کر اس عہد کے ساتھ اپنی زندگی گزارتے رہے کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، اُن میں سے بعض کے بچوں کی دینی حالت کمزور ہو گئی ہے اور بعضوں کو اُس کی فکر بھی نہیں ہے۔ پس ہمیں اپنی حالت سنوارنے کے لئے اپنے بزرگوں کے حالات کی اس نیت سے جُگالی کرتے رہنا چاہئے کہ ہمارے سامنے ایک مقصد ہو جسے ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اُن کی زندگی کے پہلوؤں پر غور کرنا چاہئے۔ اُن کی بیعت کی وجوہات معلوم کرنی چاہئیں، تبھی ہم کسی مقصد کی طرف جانے والے ہوں گے اور اُن کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

ابھی چند دن ہوئے ہمارے ایک پُرانے بزرگ عبدالمغنی خان صاحب کے بیٹے مجھے اُن کے بارے میں بتا رہے تھے کہ انہوں نے علی گڑھ یونیورسٹی سے کیمسٹری کے ساتھ بی۔ ایس۔ سی کی۔ اور اُس زمانے میں عام طور پر (۔) لڑکے سائنس کم پڑھتے تھے۔ تو وائس چانسلر نے کہا کہ تم نے یہ مضمون بھی اچھا لیا ہے اور اعلیٰ کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ ہم تمہیں یونیورسٹی میں جاب دیتے ہیں۔ آگے پڑھائی بھی جاری رکھنا۔ اُن کے والد صاحب نے کسی انگریز دوست سے سفارش کی ہوئی تھی (اُس زمانے میں ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی) تو اُس نے بھی انہیں کسی اچھے جاب کی آفر کی۔ پھر اُن کو یہ مشورہ بھی ملا کہ ہوشیار ہیں، انڈین سول سروس کا امتحان دے کر اُس میں شامل ہو جائیں۔ خان صاحب اُن دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا زمانہ تھا۔ اُن کو آپ نے تمام باتیں پیش کیں اور ساتھ ہی عرض کی کہ حضور! مَیں تو دنیاداری میں پڑنا نہیں چاہتا۔ مَیں تو قادیان میں رہ کر اگر قادیان کی گلیوں میں مجھے جھاڑو پھیرنے کا کام بھی مل جائے تو اُسے ان اعلیٰ نوکریوں کے مقابل پر ترجیح دوں گا۔ تو ایسے ایسے بزرگ بھی تھے جنہوں نے آگے (۔) سے فیض پایا۔ پھر آپ کو اس کے بعد سکول میں سائنس ٹیچر لگایا گیا۔ پھر آپ ناظر بیت (مال) مقرر ہوئے۔ غالباً پہلے ناظر بیت (مال) تھے۔ بہرحال پُرانے بزرگ اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود کے (۔) نیکیوں میں سبقت لے جانے والے تھے لیکن چند ایک کی کمزور حالت بھی حضرت مسیح موعود دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ہمیں دلی صدمہ پہنچتا ہے۔

پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف دیکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ ہم کس کی اولادیں ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر کیا پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اس بات پر اگر ہم غور کریں اور یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کے نام کو بٹّہ نہیں لگنے دینا تو یہ خود اصلاحی کا جو طریق ہے یہ زیادہ احسن رنگ میں ہمارے تقویٰ کے معیار بلند کرے گا۔ ہمیں نیکیوں کے بجا لانے کی طرف راغب کرے گا۔ اور زندہ قوموں کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اُن کے پُرانے بھی اپنی قدروں کو مرنے نہیں دیتے اور خوب سے خوب تر کی تلاش کرتے ہیں، اپنے معیار بلند کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور نئے آنے والے بھی ایک نئی روح کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور جب وہ پُرانوں کے اعلیٰ معیار دیکھتے ہیں تو مزید مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے اور یوں نیکیوں کے معیار قومی سطح پر بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پس جب ہم یہ

دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مان کر اپنی حالتوں کو بھی بدلنا ہے اور دنیا میں بھی ایک انقلاب پیدا کرنا ہے تو اس کے لئے مستقل جائزے لینے ہوں گے۔ صرف اپنے جائزے نہیں لینے ہوں گے۔ اپنے بیوی بچوں کے بھی جائزے لینے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی حالت اور اس کے قول و فعل کی سب سے زیادہ رازدار ہوتی ہے۔ اگر مرد صحیح ہوگا تو عورت بھی صحیح ہوگی، ورنہ اُسے آئینہ دکھائے گی کہ میری کیا اصلاح کرنے کی کوشش کر رہے ہو پہلے اپنی حالت کو تو بدلو۔ پس عورتوں کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ مَردوں کی اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو اگلی نسلوں کی اصلاح کی بھی ضمانت مل جاتی ہے۔ پس اگلی نسلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے، اُنہیں دین پر قائم رکھنے کے لئے مَردوں کو اپنی حالت کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پھر یہ عورت اور مرد کے جو نمونے ہیں، ماں باپ کے جو نمونے ہیں، خاوند بیوی کے جو نمونے ہیں یہ بچوں کو بھی اس طرف متوجہ رکھیں گے کہ ہمارا اصل مقصد دنیا میں ڈوبنا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔

یہاں ایک بات کی وضاحت بھی کر دوں کہ کسی کو یہ خیال نہ آئے کہ نعوذ باللہ (۔) حضرت مسیح موعود میں بہت کمزوریاں تھیں اس وجہ سے حضرت مسیح موعود کو یہ کہنا پڑا یا اُن کی کچھ تعداد بھی تھی۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے چند ایک ہی شاید ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعود کے معیار پر پورا نہ اُترتے ہوں لیکن آپ چند ایک میں بھی کمزوری نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ اُسی مجلس میں جہاں آپ نے بعض لوگوں کو دیکھ کے اپنے صدمے کا ذکر فرمایا ہے آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 605۔ جدید ایڈیشن)

پس یہ جوش ایمان دکھانے والے بھی بہت تھے بلکہ اکثریت میں تھے، بلکہ ہمیں تو یہ کہنا چاہئے کہ ہمارے مقابلے میں تو سارے کے سارے تھے۔ لیکن نبی اپنی جماعت کے اعلیٰ معیار دیکھنا چاہتا ہے اور ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، یہ جو ہمارا دور ہے یہ حضرت مسیح موعود کا ہی دور ہے۔ ابھی بہت سی پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کی پوری ہونی ہیں۔ آپ سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدے فرمائے تھے بہت سے ابھی پورے ہونے والے ہیں۔ پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ان وعدوں کو جلد از جلد اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا دیکھیں تو ہمیں اپنے صدق و ایمان اور تقویٰ کے معیار پر نظر رکھنی ہوگی۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں جماعتی ترقی دکھائے تو ہمیں اُس کی رضا کے حصول کے لئے بھی کوشش کرنی ہوگی۔

یہ بھی بتا دوں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے بہت سے لوگ ہیں اور وہ اگلی نسلوں میں بھی یہ روح پھونک رہے ہیں۔ مَیں نے ایک دفعہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے اس فکر کا اظہار کیا تھا کہ لاہور کے واقعہ کے بعد خدام یا شاید صفِ دوم کے انصار بھی جو جماعتی عمارتوں اور (۔) میں ڈیوٹی دیتے ہیں، اُن میں سے بعض کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ ایک لمبا عرصہ ڈیوٹی دینے کی وجہ سے اُن کی طرف سے تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے یا عدم دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے، اس لئے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے یا نظام کو کچھ اور طریقے سے اس بارہ میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ تو یہ بات جب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے اپنے خدام تک پہنچائی تو مجھے خدام کی طرف سے، **پاکستان کے خدام کی طرف سے اخلاص و وفا سے بھرے ہوئے کئی خطوط آئے کہ ہم اپنے عہد کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہیں۔ نہ ہم پہلے تھکے تھے اور نہ انشاء اللہ آئندہ کبھی ایسی سوچ پیدا کریں گے کہ جماعتی ڈیوٹیاں ہمارے لئے کوئی بوجھ بن جائیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ اسی طرح عورتوں کے خطوط آئے کہ ہمارے بھائی یا خاوند یا بیٹے اپنے کاموں سے آتے ہیں تو فوراً جماعتی ڈیوٹیوں پر چلے جاتے ہیں اور ہم بخوشی اُنہیں رخصت کرتی ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکیلے رہ کر بھی کسی قسم کا خوف نہیں۔** پس یہ اخلاص و وفا جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے جوش ایمان کی وجہ سے ہے۔ اس بارہ میں یہ بھی یاد رکھیں کہ ان فرائض اور ڈیوٹیوں کے دوران اپنے خدا کو کبھی نہ بھولیں۔ نمازیں وقت پر ادا ہوں اور ڈیوٹی کے دوران ذکرِ الٰہی اور دعاؤں سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ ہماری سب سے بڑی طاقت خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہمیں جو مدد ملنی ہے وہ خدا تعالیٰ سے ملنی ہے۔ ہماری تو معمولی سی کوشش ہے جو اُس کے حکم کے ماتحت ہم کر رہے ہیں۔ جو کرنا ہے وہ تو اصل میں خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ سے چمٹ جائیں گے تو خدا خود دشمن سے بدلہ لے گا۔ اُس کے ہاتھ کو روکے گا۔ پس دعاؤں میں کبھی سست نہ ہوں اور پھر ان عبادتوں اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا اثر عام حالت میں بھی عملی طور پر ہر ایک کی شخصیت سے ظاہر ہو رہا ہو تو تبھی ہم حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے معیار کو پا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (النحل:129) تقویٰ طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں''۔ (ڈرتے اور خوفزدہ رہتے ہیں۔)

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 606۔ جدید ایڈیشن)

پس یہ ہر وقت صرف اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور خوف ہے جو بندے کی حفاظت بھی کرتا ہے اور اُسے دنیاوی خوفوں سے بچا کر بھی رکھتا ہے۔ پس ایک احمدی کو اگر کوئی خوف ہونا چاہئے تو خدا تعالیٰ کا کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس یہ ہے ایمان کا معیار جسے حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ یہ معیار ہم اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں۔

یہاں اطاعت کا بھی ذکر آیا تھا، اس وقت مَیں اطاعت کے حوالے سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اطاعت کے کسی درجہ سے بھی محروم نہ ہو۔ اطاعت کے مختلف درجے ہیں یا مختلف صورتیں ہیں جن پر ہمیں نظر رکھنی چاہئے۔ اطاعت کے مختلف معیار ہیں۔ نظام جماعت کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا بھی اطاعت ہے۔ اسی طرح اور بہت ساری چیزیں انسان سوچتا ہے اور ایک نظام میں سموئے جانے کے لئے اور نظام پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کے لئے ایک اطاعت ہی ہے، جس کی طرف نظر رہے تو اس کے قدم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

مثلاً اطاعت کا معیار ہے۔ اس کی ایک معراج جو ہے وہ ہمیں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں نظر آتی ہے کہ جب حضرت مسیح موعود کی تار آئی کہ فوری آ جاؤ تو آپ اپنے مطب میں (اپنے کلینک میں) بیٹھے تھے۔ وہیں سے جلدی سے روانہ ہو گئے۔ یہ بلاوا اسی شہر سے نہیں آ رہا تھا کہ اسی طرح اٹھ کے چلے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود دہلی میں تھے اور حضرت خلیفہ اول قادیان میں۔ گھر والوں کو پیغام بھیج دیا کہ مَیں جا رہا ہوں۔ کوئی زادِ راہ، کوئی خرچ، کوئی کپڑے، کوئی سامان وغیرہ کی پیکنگ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ سیدھے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ گاڑی کچھ لیٹ تھی تو ایک واقف شخص ملا۔ امیر آدمی تھا۔ اُس نے اپنے مریض کو دکھانا چاہا اور درخواست کی۔ گاڑی لیٹ ہونے کی وجہ سے آپ نے مریض کو دیکھ لیا۔ اور اس مریض کو دیکھنے کی آپ کو فیس ملی، وہی آپ کے سفر کا خرچ بن گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتظام فرما دیا اور اپنے آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اور جب وہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود نے اس طرح نہیں فرمایا تھا کہ فوری آ جائیں۔ تار لکھنے والے نے تار میں لکھ دیا تھا کہ فوری پہنچیں۔ لیکن کوئی شکوہ نہیں کہ اس طرح میں آیا، کیوں مجھے تنگ کیا بلکہ بڑی خوشی سے وہاں بیٹھے رہے۔

(ماخوذ از حیات نور صفحہ نمبر 285)

تو یہ اطاعت کا اعلیٰ درجہ کا معیار ہے کہ ہر سوچ اور فکر، حکم کے آگے بے حیثیت ہے۔ اور

پھر اللہ تعالیٰ کا بھی یہ سلوک ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ ساتھ ساتھ انتظامات بھی فرما دیئے اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتا ہے۔ پس یہ ہمارے لئے بھی اسوہ ہے۔

پھر نظامِ جماعت ہے۔ اس میں چھوٹے سے چھوٹے عہدیدار سے لے کر خلیفۂ وقت تک کی اطاعت ہے۔ اور اصل میں تو یہ تسلسل ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اُس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 49 مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 7330 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس نظام جماعت کی اطاعت، اطاعت کے بنیادی درجے کے حصول کے لئے چھوٹی سے چھوٹی سطح پر بھی انتہائی ضروری ہے۔ کسی بھی جماعت یا اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھیں تو کسی دنیاوی تنظیم یا حکومت کو چلانے کے لئے بھی ایک نظام ہوتا ہے اور اس کی ضرورت ہوتی ہے، اُس کے بغیر نظام چل نہیں سکتا۔ دنیاوی حکومتوں میں بھی ہر درجے پر اس کے نظام چلانے کے لئے کچھ قانون اور قواعد ہوتے ہیں اور اُن کی پابندی کرنا ضروری ہوتی ہے اور حکومتوں کے پاس چونکہ طاقت ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے نظام کی پابندی اپنی اس طاقت اور ان قوانین کے تحت کرواتی ہیں جو انہوں نے وضع کئے ہوتے ہیں۔ لیکن ایک روحانی نظام میں اخلاص و وفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت کی بنیاد ہے۔ اس لئے یہاں حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر درجے پر اطاعت کرنے والے میرے پسندیدہ ہیں۔ پس نظامِ جماعت کے چھوٹے سے چھوٹے درجے سے لے کر اوپر تک جو نظام کی اطاعت کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے جو خلافت کا وعدہ فرمایا ہے اور قرآن کریم میں مومنین کی جماعت سے جس خلافت کے جاری رہنے کا وعدہ فرمایا ہے اُس کی واحد مثال اس وقت جماعت احمدیہ میں ہے۔ لیکن اس آیت سے پہلے جو آیتِ استخلاف کہلاتی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے، اس آیت سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ یہ بھی فرماتا ہے کہ............

(النور: 54) اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں والی اطاعت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مومن کس طرح اطاعت کرتے ہیں۔ چونکہ جب وہ سنتے ہیں تو وہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہیں۔ اسی کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ ہماری مرضی کے خلاف بھی بات ہو یا ہمارے موافق بات ہو، ہمارا فرض اطاعت کرنا ہے۔ یہ ہے اعلیٰ درجہ کا معیار جو ایک مومن کا ہونا چاہئے اور یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو بڑی بڑی قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اطاعت درمعروف کرو۔ جو دستور کے مطابق اطاعت ہے وہ کرو۔ کھڑے ہو کر ہم عہد تو یہ کر رہے ہوں کہ جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اُس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے لیکن جب فیصلے ہوں تو اس پر لیت و لعل سے کام لیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو صرف قسمیں نہیں کھاتا بلکہ ہر حالت میں اطاعت کا اظہار کرتا ہے۔

یہاں ایک بات کی وضاحت کر دوں، پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ یہاں طاعت درمعروف ہے اور معروف فیصلے کی باتیں کی جاتی ہیں تو خلافتِ احمدیہ کی طرف سے کبھی خلاف احکام الٰہی کوئی بات نہیں کی جاتی اور معروف فیصلے کا مطلب یہی ہے کہ شریعت کے مطابق جو بھی باتیں ہوں گی، اُس کی پابندی کی جائے گی۔ **اگر ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خلافت کا سلسلہ خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے تو اس یقین پر بھی قائم ہونا ہوگا کہ کوئی غیر شرعی حکم خلافت سے ہمیں نہیں مل سکتا۔ اسی طرح سے نظام جماعت بھی ہے۔ جب وہ خلافت کے نظام کے تحت کام کر رہا ہے تو کوئی غیر شرعی حکم نہیں دے گا۔** اور اگر کسی وجہ سے دے گا یا غلطی سے کوئی ایسا حکم آ جاتا ہے تو خلیفۂ وقت، جب وہ معاملہ اُس تک پہنچتا ہے، اُس کی درستی کر دے گا۔ پس جب خلافت کے استحکام کے لئے ایک احمدی دعا کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنے لئے بھی یہ دعا کرے کہ مَیں اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والا بنوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ رہوں اور خلافت کے انعام سے جُڑا رہوں۔ جس ہدایت پر قائم ہو گیا ہوں اُس سے خدا تعالیٰ کبھی محروم نہ رکھے۔

بعض دفعہ بعض لوگ اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے نظامِ جماعت پر بداعتمادی کا اظہار کر جاتے ہیں اور اُس انعام سے بھی محروم ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال بعد اب عطا فرمایا ہے۔ مثلاً بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے اگر قضائی نظام میں جو حقیقتاً جماعت کے اندر ایک نظام ہے جس کی حقیقت ثالثی نظام کی ہے، اُس میں جب یہ تحریر مانگی جاتی ہے اور اب نئے سرے سے کوئی تحریر لکھوائی جانے لگی ہے کہ اس ثالثی اور قضائی فیصلے کو مَیں خوشی سے ماننے کو تیار ہوں اور کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور اس نظام میں مَیں خود اپنی خوشی سے اپنے معاملے کو لے کر جا رہا ہوں۔ تو بعض لوگ یہ بدظنی کرتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں کہ ہمارے جو فیصلے ہیں وہ ہمارے خلاف ہوں گے اس لئے ہم تحریر نہیں دیں گے۔ تو ایسے لوگوں کی شروع سے ہی نیت نیک نہیں ہوتی۔ وہ صرف لمبا لٹکانا چاہتے ہیں کہ چلو یہاں سے کچھ عرصہ کسی معاملے کو ٹالو۔ اُس کے بعد یہاں نہیں فیصلہ ہوگا تو حکومت کی عدالتوں میں لے جائیں گے۔ اور پھر جب یہ لوگ یہاں سے انکار کر کے دنیاوی عدالتوں میں جاتے ہیں اور جب وہاں مرضی کے خلاف فیصلے ہو جاتے ہیں تو پھر قضا میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے معاملات پھر جماعت نہیں لیتی۔ کیونکہ وہ پہلی دفعہ اطاعت سے باہر نکل گئے ہیں۔ انہوں نے نظامِ جماعت پر اعتماد نہیں کیا۔ اور نتیجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ وہ اطاعت سے باہر ہیں اور پھر میرے ناپسندیدہ ہیں۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ ہو جائے تو چاہے وہ ظاہر میں جماعت کا ممبر بھی کہلاتا ہو، حقیقتاً وہ جماعت کے اُس فیض سے فیض نہیں پا سکتا جو خدا تعالیٰ افرادِ جماعت کو جماعت کی برکت سے پہنچاتا ہے۔ پس بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن ذاتی اَناؤں اور بدظنیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہیں۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرے کہ اسی میں ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہے۔

اس کے ساتھ ہی **میں عہدیدارانِ جماعت سے بھی یہ کہوں گا کہ وہ خلافت کے حقیقی نمائندے تبھی کہلا سکتے ہیں جب انصاف کے تقاضوں کو خدا کا خوف رکھتے ہوئے پورا کرنے والے ہوں۔** کسی بھی عہدیدار کی وجہ سے کسی کو بھی ٹھوکر لگتی ہے تو وہ عہدیدار بھی اُس کا اُسی طرح قصوروار ہے کیونکہ اُس نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی امانت کا حق ادا نہیں کیا۔ اگر اُس کی غلطی کی وجہ سے ٹھوکر لگ رہی ہے اور جان بوجھ کر کہیں ایسی صورت پیدا ہوئی ہے تو بہرحال وہ قصوروار ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والا ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہے وہ کسی بھی مقام پر ہو، ہمیشہ یہ سمجھنا چاہئے کہ مَیں نے اپنے عہدِ بیعت کو قائم رکھنے کے لئے، اپنے ایمان کو قائم رکھنے کے لئے ہر حالت میں صدق اور تقویٰ کا اظہار کرتے چلے جانا ہے تا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والا بن سکوں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''مَیں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا'' (کہ صرف جماعت کی جو تعداد ہے یہ خوشی کی بات نہیں ہے) ''حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے اِن میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور اُن کی زندگی گناہ اور آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔ دین کے واسطے اور اشاعت دین کے لئے اُن میں ایک تڑپ پیدا ہو جاوے۔ اپنی خواہشات اور ارادوں، آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جاویں''۔ فرمایا کہ ''متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا و مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں''۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 454,455۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مسعود احمد خالد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مشہود احمد صفوان واقف نو نے اللہ کے فضل سے 6 سال 3 ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق پائی ہے۔ مکرم حافظ امیر حسین صاحب نے قرآن مجید قواعد اور قراءت کے ساتھ مکمل کروایا۔ مورخہ 25 فروری 2011ء کو بعد نماز جمعہ آمین کی تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب میں حلقہ کے صدر صاحب اور مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن مجید سنا اور پھر آخر میں مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے بچے کے درازی عمر والا، نیک، صالح، والدین کا فرمانبردار اور جماعت کیلئے مفید وجود بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ آمین

نکاح

مکرمہ قدسیہ خالد صاحبہ سابق نائب سیکرٹری وقف نو ضلع راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عائشہ عفت سعید صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم خالد احمد سعید صاحب راولپنڈی کے نکاح کا اعلان مورخہ 18 فروری 2011ء کو ایوان توحید راولپنڈی میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بعد نماز جمعہ مکرم طارق شمیم خواجہ صاحب ولد ڈاکٹر محمود احمد خواجہ صاحب کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار UAE درہم حق مہر پر کیا۔ دلہن مکرم محمد سعید احمد صاحب انجینئر لاہور چھاؤنی و مکرمہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحب کی پوتی، مکرم مرزا خلیل احمد صاحب لاہور کی نواسی اور حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے جبکہ دلہا مکرم خواجہ محمد شریف صاحب مرحوم آف پشاور کے پوتے اور مکرم محمد اکرام اللہ صاحب مرحوم ابن حضرت بابو اکبر علی صاحب آف ملتان کے نواسے ہیں، دلہا، دلہن دونوں حضرت بابو روشن دین صاحب رفیق یکے از 313 حضرت مسیح موعود اور حضرت شیخ محمد نیاز احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور جانبین کو دین و دنیا کی برکتوں سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ درشہوار صاحبہ اہلیہ مکرم فاتح الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 28 مئی 2011ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نور الدین فاتح نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا پوتا اور مکرم مرزا رحمان بیگ صاحب ابن مکرم مرزا غالب بیگ صاحب درویش قادیان دار النصر غربی منعم ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ندیم احمد صاحب دار الیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ نصرت نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم الیاس احمد صاحب کے پیٹ میں رسولی ہے ان کا آپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں متوقع ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دار الذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ انوار صاحبہ کی دائیں آنکھ کا سفید موتیا کی وجہ سے آپریشن ہوا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ موصوفہ کی بائیں آنکھ آپریشن بھی کچھ عرصہ قبل ہوا تھا۔ بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف بھی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محمود کی آمین

جون 1897ء میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ختم قرآن کی مبارک تقریب منعقد ہوئی جس میں باہر سے بھی احباب شامل ہوئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اس خوشی کے موقعہ پر تمام حاضرین کو پُر تکلف دعوت دی۔

حضرت اماں جان نے چند روز قبل جناب شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ سے ارشاد فرمایا کہ ایک مطبوعہ آمین امرتسر سے منگا دیں میاں محمود نے قرآن مجید ختم کیا ہے۔ جس پر جناب شیخ نور احمد صاحب امرتسر سے ایک آمین خرید لائے جس کے ہر شعر میں ''سبحان من یرانی'' آتا تھا۔ شیخ صاحب نے یہ آمین حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دی صبح کو حضور نے ایک اور آمین بنا کر انہیں دی اور ارشاد فرمایا کہ اس کو جلد چھپوا دیں۔

چنانچہ یہ اسی روز (7 جون) کو چھپ گئی اور اس تقریب پر پڑھ کر سنائی گئی۔ اندر زنانہ میں خواتین پڑھتی تھیں اور باہر مرد اور بچے پڑھتے تھے۔ یہ آمین نہایت درجہ سوز و درد میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کا مجموعہ ہے اور اپنی مبشر اولاد بالخصوص سیدنا محمود سے متعلق حضور کے دلی جذبات کی آئینہ دار ہے۔ حضرت اقدس کے سینہ میں عشق قرآن کا جو عظیم جذبہ موجزن تھا وہ اس کے لفظ لفظ سے ٹپک رہا ہے چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔ ؎

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادی جہاں ہوں یہ ہو ویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہو ویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضرت حافظ احمد اللہ صاحب کو یہ شرف نصیب ہوا کہ انہوں نے حضرت سیدنا محمود کو بچپن میں قرآن شریف پڑھایا۔ حضور کے دوسرے فرزندوں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب وحضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضور کی دختر نیک اختر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن سے قرآن شریف پڑھا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد1 ص611)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید — قائم شدہ 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے۔ فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب **خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔**

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

ربوہ میں طلوع وغروب 7 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، وچی تیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور

042-36306163,36368130Fax:042-36368134

E-mail:amcpk@brain.net.pk

Cell:0322-4607400

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کوٹھی برائے فروخت

ناصر آباد غربی میں واقع ایک عدد کوٹھی رقبہ ایک کنال بہترین لوکیشن (کارنر) برائے فوری فروخت

گیس، پانی، فون وغیرہ کی سہولت میسر ہے

مکان نمبر 36-35 ناصر آباد غربی 047-6212029

0333-8350970/0300-8350970

روشن کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434

NOVEL INTERNATIONAL

IMPORTERS

EXPORTERS

REPRESENTATIVES

HEAD OFFICE: P-15, Rail Bazar, Faisalabad - Pakistan.

Tel: +92 41 2614360, 2632483, Fax: +92 41 2618483

البشیرز پیچ

اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148

فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں

مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

طالب دعا: عبدالستار، عمیر ستار

فون شوروم 052-4292793: فون رہائش 052-4592316:

موبائل: 0300-9613255-6179077

Email:alfazal@skt.comset.net.pk

خوشخبری

مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

FAKHAR ELECTRONICS **فخر الیکٹرونکس**

PH:042-7223347,7239347,7354873

Mob:0300-4292348,0300-9403614

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

UNIVERSAL ENTERPRISES

174 Loha Market Landa Bazar Lahore

Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers

Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets

Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal S/O Mian Mubarik Ali (Late)

Tell: +92-42-37379311,

universalenterprises1@hotmail.com

Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

Tel: 042-36684032

Mobile: 0300-4742974

Mobile: 0300-9491442

دلہن جیولرز

طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ

047-6214458

جینس، بوائز، شلوار قمیص، جینٹس، بوائز ویسٹ کوٹ، لیڈیز، گرلز، کرتے کاٹن ٹراوزر کے خوبصورت ملبوسات

رینبو فیشن

عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

دنیا بھر میں رقم بھجوائیں

Send Money all over the world

Demand Draft & T.T for Education

Medical Immigration Personal use

دنیا بھر سے رقم منگوائیں

Receive Money from all over the world

فارن کرنسی ایکسچینج

Exchange of foreign Currency

MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE

Rabwah Branch

Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah

Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)

گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ

✪ ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت

TeL:047-6214000,Fax:047-6215000

Mob:0333-6524952

E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

DASCO BEST QUALITY PARTS

داؤد آٹوز

ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، F.X، آلٹو، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس

طالب دعا • داؤد احمد، محمد عباس احمد • محمود احمد، ناصر الیاس

13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر

فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس

گائنی، سرجری، میڈیکل، بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، یرقان پیٹ خراب غرض ہر قسم کی بیماری کیلئے آپ کی خدمت کیلئے کوشاں

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ

0476213944 03156705199 047-6214499

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس

تمام کمپنی کی "LCD/LEDTV 19" 22" 24" 26" 32" 40" 42" 46" 55 ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں

امپورٹڈ کچن ہوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکروویواوون، نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔

جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA

طالب دعا: مقصود اے ساجد

042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127

26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil

JK STEEL

6-D Madina Steel Sheet Market Landa Bazar, Lahore

PH:0092-42-37656300-37642369 -37381738 Fax:7659996

Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir